بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۸۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اشاعت

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ | ۱۴ امان ۱۳۵۸ ہش | ۱۴ مارچ ۱۹۷۹ء | نمبر ۵۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو برکت دی جاتی ہے

وہ شخص بڑا ہی نادان ہے جو چندوں کو اپنے لئے بوجھ تصور کرتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ (البقرۃ: ۲۷۳)

ترجمہ:- اور جو اچھا مال بھی تم (خدا کی راہ میں) خرچ کرو حقیقت یہ ہے کہ تم ایسا خرچ صرف اللہ کی توجہ چاہنے کے لئے کیا کرتے ہو سو اس کا نفع بھی تمہاری اپنی جانوں ہی کو ہوگا اور جو اچھا مال بھی تم خرچ کرو وہ تمہیں پورا پورا (واپس کر) دیا جائے گا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰی قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ۔

ترجمہ:- سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے لوگوں سے قریب ہوتا ہے اور جنت سے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"بعض لوگوں کے دل میں خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ آئے دن ہم پر (چندے) لگائے جاتے ہیں کہاں تک برداشت کریں میں جانتا ہوں کہ ہر شخص ایسا دل نہیں رکھتا کیونکہ ایک طبیعت کے ہی سب نہیں ہوتے۔ بہت سے تنگدل اور کم ظرف ہوتے ہیں اور اس قسم کی باتیں کر بیٹھتے ہیں مگر وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی کیا پروا ہے۔ ایسے شبہات ہمیشہ دنیا داری کے رنگ میں پیدا ہوا کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو توفیق بھی نہیں ملتی۔ لیکن جو لوگ محض خدا تعالیٰ کے لئے قدم اٹھاتے ہیں اور اس کی مرضی کو ہی مقدم کرتے ہیں وہ اس بناء پر جو کچھ بھی خدمتِ دین کرتے ہیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ خود انہیں توفیق دے دیتا ہے اور اعلاءِ کلمۃ الاسلام کے لئے جن اموال کو وہ خرچ کرتے ہیں ان میں برکت رکھ دیتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور جو لوگ صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں انہوں نے دیکھا ہوگا کہ کس طرح پر اندر ہی اندر انہیں توفیق دی جاتی ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۶۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ مارچ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

طبیعت نسبتاً اچھی ہے، الحمد للہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ دیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم صالح الشبیبی صاحب نے انڈونیشیا سے اطلاع بھجوائی ہے کہ ان کی اہلیہ صاحبہ کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن کامیاب رہا ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے۔

(نائب وکیل التبشیر)

امراء کرام و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے

ضروری گذارش

امراء کرام و صدر اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ازراہِ کرم

۱۔ چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ نیز زکوٰۃ کی وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوا دی جائیں۔

۲۔ مجلس مشاورت تک وصول ہونیوالی رقوم مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے تشریف لاتے ہوئے ہمراہ لیتے آئیں اور داخل خزانہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۵ ربیع الثانی ۱۸۹۹ھ
۱۴ مارچ ۱۳۵۸ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ کا ایک درخشندہ ثبوت

اللہ تعالیٰ کی یہ ایک قدیم سنّت ہے کہ وہ زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور اسی طرح وہ مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ چنانچہ وہ خود فرماتا ہے:۔

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ

(الانعام آیت ۹۶)

ترجمہ:۔ وہ زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور وہ مُردہ کو زندہ سے نکالنے والا ہے۔

اس کی مثالیں اپنے گرد و پیش ہر لحظہ اور ہر آن لوگوں کے مشاہدہ میں آرہی ہوتی ہیں لیکن وہ بالعموم ان سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ اس کی سب سے نمایاں اور واضح مثالیں مامورین الٰہی کی بعثت کے وقت منصۂ شہود پر آتی ہیں۔ ان کی بعثت کے نتیجہ میں وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہوتے ہیں باہر آجاتے ہیں اور جو زندگی کے خواہاں ہوتے ہیں انہیں موت کے پنجہ سے رہائی نصیب ہوتی ہے۔ لوگوں کا مامورین الٰہی پر ایمان لاکر اپنی ہستی پر انقلاب وارد کرنا يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ کی ابدی صداقت کو دنیا پر آشکار کرنے کا موجب بنتا ہے۔ برخلاف اس کے جو لوگ عجب و پندار اور مشیخت میں مبتلا ہوتے ہیں اور جنہیں اپنی ظاہری دینداری پر بڑا ناز ہوتا ہے وہ مامورین الٰہی کا انکار کرکے اپنے روحانی لحاظ سے مُردہ ہونے پر خود اپنے فعل سے مُہرِ تصدیق ثبت کر دیتے ہیں۔ اس طرح دنیا پر مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ میں بیان کردہ صداقت آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ کے جو واقعات ظہور پذیر ہوئے ان میں سے اپنی نوعیت کے لحاظ سے دو واقعات بہت ہی اہم اور نمایاں ہیں۔ فی الوقت ان میں سے ایک واقعہ پر روشنی ڈالنا ہمارے مدنظر ہے۔

وہ واقعہ یہ ہے کہ فرعون نے حضرت موسیٰؑ کو لاجواب اور عاجز کرنے کے لئے اپنے ملک کے نامور اور جانے ہوئے دانشوروں کو ان سے بحث کرنے کی غرض سے جمع کیا اور انہیں حضرت موسیٰؑ پر غالب آنے کی صورت میں بڑے اعزاز و اکرام اور انعام کا لالچ دیا لیکن جب بنطیوں کے جانے ہوئے چوٹی کے دانشور حضرت موسیٰؑ کے مقابلہ میں ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گئے تو وہ فوراً بول اُٹھے اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ (الاعراف آیات ۱۲۲، ۱۲۳) یعنی یہ کہ ہم سارے جہانوں کے رب پر ایمان لاتے ہیں جو موسیٰؑ اور ہارونؑ کا رب ہے۔ اس پر فرعون بہت غضبناک ہوا اور اس نے کہا:۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۲۵)

ترجمہ:۔ میں تمہارے ہاتھوں اور تمہارے پیروں کو (اپنی) خلاف ورزی کی وجہ سے کاٹ دوں گا پھر تم سب کو صلیب پر لٹکا دوں گا۔

ایسے ظالم اور صاحبِ جبروت بادشاہ کے روبرو انہوں نے يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ کا اپنے عمل سے ایسا درخشندہ ثبوت دیا کہ خدا تعالیٰ نے اس کا اپنی آخری کامل اور دائمی شریعت میں ذکر کرکے ان کے اس عمل کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا۔ انہوں نے فرعون کے غصہ اور ہولناک سزا کی دھمکی کا ذرا بھی تو اثر قبول نہ کیا اور بے خوف ہو کر بڑی دلیری سے کہا:۔

اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝ (الاعراف آیات ۱۲۶، ۱۲۷)

ترجمہ:۔ (جو تیرا جی چاہے کر) ہم تو اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اور تو ہم پر صرف اس بات پر بگڑا ہے کہ ہم اپنے رب کے نشانوں پر جب وہ ہمارے پاس آئے ایمان لے آئے ہیں (اور ہم دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب ہم پر صبر نازل کر اور ہم کو مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

اُن کے اس جواب اور اس کے آخر میں اُن کی اس دعا سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ایمان لانے کے بعد حق کی راہ میں مرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اس طرح انہوں نے اپنے عمل سے دنیا پر نہایت مہتم بالشان طریق پر آشکار کر دکھایا کہ:۔

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

الغرض يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ ایک ابدی صداقت ہے جس کا نہایت درخشندہ عملی ثبوت ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں منصۂ شہود پر آتا چلا گیا اور اس آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس کے نہایت مہتم بالشان عملی ثبوت دنیا کو دکھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو آشکار فرمایا ہے۔

موت علی الاسلام نصیب ہونے کا طریق!

ہر روز اپنا محاسبہ کرو اور اللہ سے اپنا معاملہ صاف رکھو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنوری ۱۹۰۳ء میں ایک خطبۂ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں پھر کہتا ہوں کہ ملّتِ ابراہیم بڑی عجیب راحت بخش چیز ہے۔ وہ ملّت وہ سیرت کیا ہے؟ اَسْلِمْ۔ فرمانبردار ہو کر چلو۔ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

پھر اس ملّت اور سیرت کو چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شفا بخش، رحمت اور نور پایا تھا اس لئے نہ صرف اپنے ہی لئے اس کو پسند کیا بلکہ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ الآیۃ۔ اسی سیرت اور ملّت کی ابراہیم نے اپنی اولاد کو وصیت کی۔ ایک دانا انسان اولاد کے لئے کوئی ضرر رساں چیز نہیں چاہتا۔ مکانوں میں اُن کے لئے مضبوطی، خوبصورتی اور دیگر لوازم کو کیسی سعی کرتا ہے اور کیوں؟ اولاد کی بہتری کے خیال سے۔ یہ انسانی فطرت میں ہے کہ وہ اولاد کی بہتری چاہتا ہے۔ پھر ابراہیمؑ جیسا اولوالعزم انسان جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَّذِیْ وَفّٰٓى، اُس نے اپنی اولاد کے لئے کیا خواہش کی ہوگی؟ اور وہ خواہش اس وصیتِ ابراہیمیؑ سے ملتی ہے اور اس دعا سے اس کا پتہ ملتا ہے جو انہوں نے کی رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ (الآیۃ) اس وصیت پر غور کرکے ہمیں اندازہ کرنا چاہیئے کہ ہم اپنی اولاد کے لئے کیا خواہش کرتے اور کیا ارادہ رکھتے ہیں۔ الغرض یہی باتیں تھیں یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہونا اور اس کے احکام پر کاربند ہونا، اسی کی وصیت اپنی اولاد کو کی۔ اور اس کے پوتے کے بیٹے کو یعنی ابن کریم یوسفؑ بن یعقوبؑ بن اسحاقؑ کی بھی یہی ملّت تھی۔ اب تم سب اپنے اندر ہی اندر سوچو کہ کیا خواہش اور ارادے ہیں۔ میں نے ایک شخص کو کہا کہ قرآن پڑھا کرو۔ اس نے کہا کہ میری شان کے موافق کوئی قرآن مجھے دیدو۔ میری سمجھ میں نہ آیا کہ کیوں اُس نے قرآن پر خرچ کرنے سے مضائقہ کیا۔ علی العموم لوگ یہی چاہتے ہیں کہ قرآن مفت مل جاوے اور اخراجات میں خواہ کس قدر بھی روپیہ خرچ کریں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی طرف توجہ ہی نہیں۔ دیکھو ہمارے امام کو الہام ہو چکا ہے اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ سورج کے ہوتے سورج کے وجود پر۔ وہ کہتا ہے کہ جن کی خواہش اور محبت قرآن کریم سے نہ ہوگی ان کی اولاد گندہ، خراب، خستہ ہوگی۔ .....

انسان کو موت کا وقت معلوم نہیں اور پتہ نہیں اُس وقت حواس درست ہوں یا نہ ہوں اور پھر یہ امر اختیاری نہیں .... ہر روز اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا چاہیئے ... موت علی الاسلام اس طرح نصیب ہو سکتی ہے کہ انسان ہر روز محاسبہ کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف کرے۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۱۴۱، صفحہ ۱۴۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے جلسہ سالانہ کے امتیازی پہلو

مکرم سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ

(۲)

نہم —

اسلام نے عبادات بجا لانے کی بابت تفصیلی ہدایات دی ہیں اور پھر اجتماعی عبادات پر زیادہ زور دیا ہے جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ اس اعتبار سے غیر معمولی امتیاز کا حامل ہے کہ اس موقعہ پر انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کی عبادات پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ ہر احمدی بالعموم تہجد کی نماز کا بفضلہ تعالےٰ پابند ہوتا ہی ہے۔ لیکن جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مسجد مبارک، مسجد اقصےٰ اور دیگر محلوں کی مساجد جن کی تعداد تیس کے قریب ہے ان سب میں تہجد اور نوافل کی ادائیگی کے لئے لوگوں کا تانتا نظر آئے گا۔

پھر مسجد مبارک میں باجماعت تہجد کا سماں خاص رنگ رکھتا ہے۔ اور سردی کی شدت کے باوجود لوگ شہر کے دور دراز حلقوں سے اس باجماعت تہجد کی نماز کے لئے کشاں کشاں آتے ہیں۔ مسجد کا وسیع مسقف حصہ کفایت نہیں کرتا تو نمازیوں کے لئے بہت کشادہ اور عریض صحن میں سائبان نصب کر دیئے جاتے ہیں تاکہ کسی حد تک سردی سے بچاؤ ہو سکے۔ جب یہ انتظام بھی ناکافی ہو جاتا ہے تو ذوق عبادت سے سرشار عاجز بندے مسجد سے ملحقہ جگہوں میں کھلے آسمان کے نیچے سردی کی شدت سے بے نیاز ہو کر سر نیاز آستانہ الٰہی پر ڈال دیتے ہیں یہ منظر اس قدر روحوں کو گرمانے والا ہوتا ہے کہ اس وقت سردی کا احساس تک مٹ جاتا ہے۔

پھر فرمان نبوی کے مطابق عبادت کا نچوڑ دعا ہے اور دعا کی قبولیت سے جس قدر ایک احمدی کو رب العباد کی طرف سے نوازا گیا ہے اس کا عشر عشیر بھی کسی اور طبقہ میں نظر نہیں آتا۔ دعاؤں کی قبولیت کے ضمن میں حدیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں کہیں پڑھا تھا کہ مسافر اور وہ شخص جو ہر طرح سے لاچار اور مجبور محض بنا دیا گیا ہو۔ تو ایسے لوگوں کی فریاد اور دعا کو اللہ تعالےٰ جو بہت ہی رحیم و کریم اور ارحم الراحمین ہستی ہے کبھی رد نہیں کرتا۔ اور جب ایسے ہی ہزاروں ہزار لوگ تھی سفر کے لئے دور دراز مقامات اور بلاد و ممالک سے اپنے گھر بار، کام کاج اور کاروبار کو خیرباد کہہ کر غریب الوطنی کا جامہ پہن لیتے ہیں تو مسافروں کی دعاؤں پر مامور فرشتے قبولیت کے در کھول کر بیٹھ جاتے ہیں پھر یہی ہزاروں ہزار جب طویل اور کٹھن سفر میں ظلم و ستم کے عادی لوگوں کے ہاتھوں ہر جائز سہولت سے محروم اور ہر کج فہم کی حقارت اور نفرت کا شکار ہو کر ہر پہلو سے مقہور و مجبور بنا دیئے جاتے ہیں تو لاچار اور مجبور بندوں کی فریادوں کو بارگاہ ایزدی میں پہنچانے والے فرشتے ان پر اپنے پر پھیلا دیتے ہیں۔ اور ہر قدم اور ہر گام پہ صبر و استقامت اور شکر و اطمینان کی دولتیں ان پر نچھاور کرتے ہیں۔ جس سے سفر کی تمام صعوبتیں راحتوں میں بدل جاتی ہیں اور حقارت و نفرت کی فضاؤں کو خود اپنے آپ سے نفرت ہونے لگتی ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ کے یہ عاجز بندے ٹولیوں گروہوں اور جماعتوں کی صورت میں افتاں و خیزاں منزل مراد کی جانب رواں دواں جب ربوہ کی بابرکت بستی میں قدم رکھتے ہیں تو عالم تصور میں ایک بہت بڑا بورڈ انہیں آویزاں نظر آتا ہے۔ جس پر یہ عبارت کندہ ہے کہ

بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَ رَبٌّ غَفُوْرٌ

اور پھر ربوہ کے گلی کوچوں میں ہر جگہ یہ میٹھی اور پیار بھری آواز کانوں میں پڑتی ہے کہ

"امن است در مقام محبت سرائے ما"

اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ "ربوہ" تو ابدالآباد سے ہی دکھی اور مصیبت زدہ لوگوں کا ملجا و ماویٰ رہا ہے۔ وہ دکھی اور مصیبت زدہ خواہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کی مقدس والدہ ہوں یا حضرت مسیح ثانی علیہ السلام کے نام لیوا اور ان پر جان نثار ایسے ہزاروں ہزار جان نثار جو مسافر بھی ہو چکے۔ مضطر اور مجبور بھی بنا دیئے گئے۔ اس بستی میں قدم رکھ چکے جو خدائی فرشتوں میں اس کے چنیدہ بندوں کی بستی ہے۔ دن بھر کی تھکاوٹ اور رات کے آرام و راحت کو نظر انداز کر کے ایک دو یا چند نفوس نہیں بلکہ ہزاروں ہزار ہا کی تعداد میں تہجد کی نماز میں شامل ہو کر جب آستانہ الٰہی پر گر پڑتے ہیں اور اپنی خشوع و خضوع سے لبریز دعاؤں۔ گریہ و زاری سے بھری فریادوں، کائنات میں لرزہ پیدا کر دینے والی آہوں اور چیخوں کے ساتھ عرش بریں سے رحم اور رحمت کے طالب ہوتے ہیں۔ تو وہ غفور الرحیم ذات جس نے اپنے رحم کا معمولی سا حصہ ماں کے دل میں ڈال دیا۔ تاکہ دنیا کو اس کی وسیع رحمتوں کا اتنے ساتھ تو دیکھا دے وہ ارحم الراحمین خدا فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندوں اور میرے درمیان سے تمام پردے اٹھا دو سب حجاب دور کر دو حتیٰ کہ تم خود بھی راہ سے ہٹ جاؤ کہ میں اپنی محبت میں فنا اپنے عشاق کو سینے سے لگا لوں۔ دکھی دلوں کو راحت دوں۔ بے قرار لوگوں کو دولت تسکین دوں۔ محرومیوں کی مرادیں عطا کروں۔ ٹھکرائے اور راندے ہوئے میری آغوش میں آئیں۔ میری راہوں میں مارے اور ستائے ہوئے میری باہوں میں آجائیں کہ ان کی آہوں کا مداوا ہو اور کچھ اس طرح رب العباد عرش سے نزول فرما ہوتا ہے کہ گویا وہ مطلوب نہیں طالب ہے۔ اور ہر دل کی لوح پہ یہ بشارت کندہ ہو جاتی ہے کہ

لَا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيَاءُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

یعنی کوئی خوف اور حزن تمہیں پریشان نہ کرے۔ خدائی وعدوں کے پورا ہونے کی بشارت پاؤ ہم زمین و آسمان کے مالک تمہارے دوست و مددگار ہیں اس دنیا میں بھی اور اگلی زندگی میں بھی ہمارا تمہارا ساتھ ہے۔

یہی اس جلسہ سالانہ کا مقصد وحید ہے۔ اور یہی بشارت ایک احمدی کی روح کی غذا اور اس کے ایمان کی جان ہے جو اسے جلسہ سالانہ کے بابرکت موقعہ پر عرش بریں سے براہ راست موصول ہوتی ہے۔ ایسے روح پرور وصف اور امتیاز کا دنیا کے کسی اور جلسہ میں نشان کہاں ملے گا؟

دہم —

کوئی برات اگر دولہے کے بغیر متصور نہیں ہو سکتی۔ تو کوئی اجتماع بھی ایک مرکزی شخصیت کے بغیر ممکن نہیں جس کی مقناطیسی تاثیر میں حاضرین کو پروانوں کی صورت شمع کے گرد جمع کر دیں۔ اس اعتبار سے دنیا بھر میں جلسہ سالانہ کو ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ کہ یہاں ایک ایسی ہستی ہے جو اس وقت خدا کی ہستی کا ایک زندہ نشان ہے۔ ایک ایسا پیارا اور محبوب انسان ہے کہ جس میں روئے زمین پر پھیلے ہوئے ایک کروڑ احمدیوں کی جان ہے۔ ایک ایسا سراپا مجسمۂ احسان ہے کہ جس پر ہر احمدی دل و جان سے قربان ہے۔ جس کی ایک مسکراہٹ میں وہ تریاقی قوت ہے کہ سالہا سال کے رنج و آلام کا نشان تک مٹا دے۔ جس کی نظر شفقت میں وہ پیار اور جاذبیت ہے کہ ماؤں کا پیار تک بھلا دے۔ جس کے ایک میٹھے بول میں وہ تاثیر اور جادو ہے کہ بجھے دل اور مردہ روح کو نئی جلا دے ایسے وجود تک رسائی کے لئے کون نہیں تڑپتا اور اس کی دید کے شوق میں کونسا دل نہیں دھڑکتا۔ وہ جب لاکھوں کے مجمع سے خطاب کرتا ہے تو مجمع کا ہر فرد یوں ہمہ تن گوش ہوتا ہے کہ اسے اپنے دائیں بائیں تک کی خبر نہیں ہوتی۔ اس کے دل و جان میں سرایت کر جانے والی آواز کے سامنے لاکھوں کا مجمع ایک بے جان بت ہو کر رہ جاتا ہے۔ لوگ جسم و جان کو ہی اس کے قدموں میں نہیں ڈالتے بلکہ جذبات بھی اس کی گرفت میں دے دیتے ہیں کہ اگر وہ چاہے تو ان کا اظہار ہو۔ اور یوں بے خودی کے عالم میں زبانوں پر آئے ہوئے نعرے تک اس کا اشارہ پاتے ہی حلقوں میں اٹک کر رہ جاتے ہیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو۔ اطاعت امام تو اسی کا نام ہے، مگر اطاعت سے بھی اوپر محبت کا مقام ہے۔ جہاں امام و ماموم کی سوچ متحد اور خواہش یکساں ہو جاتی ہے۔ جب امام سارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الحاج محمد علی فیضی مرحوم کی یاد میں

مکرم محمد جمیل صاحب فیضی شورہ کوٹھی گلبرگ لاہور

میرے والد محترم الحاج محمد علی فیضی مرحوم جن کی وفات ۲۹ مئی ۱۹۷۹ء کو ٹیکسلا میں ہوئی۔ غالباً ۱۹۰۰ء کو بٹالہ ضلع گورداسپور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آپ کی شادی فیض اللہ چک ضلع گورداسپور میں آپ کی ماموں کی لڑکی سے ہوئی۔ شادی کے وقت ہماری والدہ احمدی تھیں اور والد صاحب نے ابھی بیعت نہیں کی تھی۔ ہماری والدہ محترمہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں شادی کے چند ماہ بعد ۱۹۲۴ء میں آپ بھی احمدیت کی قبولیت کے شرف سے مشرف ہو گئے۔ احمدی ہونے کے بعد گھر والوں کی طرف سے بہت تنگ کیا گیا۔ اور آپ مجبوراً اپنے ننھیال فیض اللہ چک آ گئے جہاں قیام پاکستان تک آپ مقیم رہے۔

آپ شروع میں ہاتھ دیکھنے کا کام کیا کرتے تھے۔ اس واسطے جماعت میں آپ نجومی کے لقب سے معروف تھے۔ بعد میں محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ لاہور جن سے آپ کے دوستانہ مراسم تھے کی خواہش کی تعمیل میں آپ نے نجومی کا لقب ترک کر دیا۔ محترم چوہدری صاحب نے آپ کا لقب فیضی تجویز کیا۔ جو بعد میں آپ کے نام کا ایک حصہ ہو گیا۔ محترم چوہدری صاحب نے اس نام کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حضور بھی کیا۔ حضورؓ نے اسے پسند فرمایا۔ آپ کے علم نجوم کی مہارت کے سلسلہ میں ایک مشہور واقعہ ہے۔ جس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک مجلس علم و عرفان میں مسجد مبارک قادیان میں فرمایا اور جو ۲۹ مئی ۱۹۴۵ء کے الفضل میں شائع شدہ موجود ہے۔ بعد میں آپ نے ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء کو لاہور میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیر روحانی کی تقریر میں اس کا ذکر فرمایا۔ حضور کے الفاظ یہ ہیں۔

میرے پاس ایک دفعہ ایک احمدی نجومی آیا اور اس نے کہا میں آپ کو کچھ کر کے دکھانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا میں اسکو سمجھتا تو لغو ہی ہوں مگر تمہاری خواہش ہے تو دکھا دو۔ اس نے کہا میں نے یہ بات آپ سے اس لئے کہی ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھے یہ فخر حاصل ہو جائے کہ میں نے آپ کے سامنے بھی اپنے فن کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ آپ اپنے دل میں کوئی فارسی شعر رکھیں۔ میں نے فارسی نہیں پڑھی کیونکہ ہمارے استاد یہ سمجھتے تھے کہ فارسی کی تعلیم سے عربی کو نقصان پہنچتا ہے۔ گو مثنوی رومی وغیرہ تو میں نے پڑھی ہیں مگر فارسی کی باقاعدہ تعلیم میں نے حاصل نہیں کی اور ایسے آدمی کو عموماً معروف شعر ہی یاد ہوتے ہیں۔ بہرحال میں نے اپنے دل میں سوچا کہ ؎

کریما بہ بخشائے بر حال ما
کہ ہستم اسیر کمند ہوا

اس نے ایک کاغذ میرے سامنے رکھ دیا جس میں یہی شعر لکھا ہوا تھا۔ اور اس کے بعد اس نے کہا آپ ایک سے دس تک کوئی ہندسہ اپنے دل میں سوچیں۔ میں نے سات کا ہندسہ سوچا۔ اور اس نے ایک کاغذ اٹھا کر مجھے دکھایا جس پر لکھا تھا کہ آپ سات کا ہندسہ سوچیں گے۔ پھر کہنے لگا کہ آپ اپنی پیٹھ پر سے کپڑا اٹھائیں آپ کے دائیں طرف ایک مسہ ہے۔ میں نے کرتہ اٹھایا تو وہاں مسہ بھی موجود تھا۔ میں نے کہا کہ تمہاری دو چالاکیاں تو مجھے معلوم ہو گئیں۔ تم یہ بتاؤ کہ تم نے یہ کس طرح پتہ لگا لیا کہ میرے جسم کے دائیں طرف ایک مسہ ہے۔ اس نے کہا کہ ہماری قوم اس فن میں مشہور ہے۔ اور اس نے بڑی کثرت سے انسانی جسموں کو دیکھا ہوا ہے۔ ایک لمبے مشاہدہ کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ ۸۰ فیصدی لوگوں کی کمر کے دائیں طرف کوئی نہ کوئی مسہ موجود ہوتا ہے۔ اگر تین چار آدمیوں کو یہ بات بتائی جائے اور تین آدمیوں کے حصے نکل آئیں اور چوتھے کے نہ نکلے تو عام طور پر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم سے کوئی حسابی غلطی ہو گئی ہو گی۔ وہ ہمارے علم پر شبہ نہیں کرتے۔

ان دنوں قادیان میں ایک اہلحدیث لیڈر آئے ہوئے تھے وہ مجھے ملنے کے لئے آئے تو اتفاقاً ان سے بھی اس بات کا ذکر آ گیا۔ کہنے لگے ان لوگوں کو کوئی علم نہیں آتا محض اندھیرے ہوتے ہیں۔ لیکن میں بھی چاہتا ہوں کہ اس شخص کو دیکھوں۔ وہ اب کی دفعہ آئے تو اسے میرے پاس ضرور بھجوا دیں۔ وہ قادیان کے قریب ہی ایک گاؤں کا رہنے والا تھا۔ اتفاق سے دوسرے تیسرے دن پھر آ گیا۔ اور میں نے اسے ان اہلحدیث مولوی کے پاس بھجوا دیا۔ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد وہ میرے پاس دوڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے یہ تو معجزہ ہے معجزہ۔ اس نے جتنی باتیں بتائیں وہ ساری کی ساری صحیح تھیں۔ معلوم ہوتا ہے اسے غیب کا علم آتا ہے۔ آپ اسے کہیں کہ کسی طرح یہ علم مجھے بھی سکھا دے۔ میں نے ہنس کر کہا تم تو اہلحدیث ہو اور جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو علم غیب حاصل نہیں۔ پھر یہ کیسی باتیں کرتے ہو۔ پھر میں نے انہیں کہا کہ ایک دفعہ تو باتیں دریافت کر لیں۔ اب اسے کہو کہ وہ مجھ سے پھر وہ دو باتیں دریافت کر کے دیکھے۔ میں نے خود بھی اسے کہا مگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوا۔

(سیر روحانی جلد ۲ صفحہ ۱۰)

حضورؓ نے آپ کے اس پیشہ کو ناپسند فرمایا چنانچہ اس کے بعد آپ نے گلی گلی پھر کر تیماری فروخت کرنے کا کام شروع کر دیا۔ ۱۹۶۳ء میں مجھے ملازمت ملی تو پھر آپ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب سے بہت گہرے تعلقات تھے۔ روزانہ شام کو آپ کی کوٹھی پر جاتے۔ اور پھر آپ کے ساتھ سیر کے لئے جاتے۔ جس دن والد صاحب وہاں نہ جاتے محترم چوہدری صاحب آ کر یا کسی اور کے ذریعہ پتہ کرواتے کہ کہیں بیمار تو نہیں ہو گئے۔ بیعت کے بعد موت تک تہجد باقاعدہ ادا کرتے رہے۔ بہت مقبول الدعا تھے۔ ۱۹۷۲ء میں روپا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی ہوئی۔ ۱۹۷۴ء میں آپ حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے۔ حج کے دوران مکرم الحاج مولوی محمد شریف صاحب اکونٹنٹ جامعہ احمدیہ آپ کے ساتھ رہے۔ آپ فرمایا کرتے کہ میں نے حج کے دوران خلیفۃ المسلمین امام ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کا رکنان و مسلمین اسلام کے لئے دعائیں کیں۔ آپ کی وفات پر محترم راجہ غالب احمد صاحب نے میرے نام ایک خط میں لکھا کہ گزشتہ سال نومبر میں فیضی صاحب میرے پاس آئے بہت خوش تھے پوچھنے پر بتایا آج تہجد کی نماز کے بعد یہ الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے فَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ راجہ صاحب فرماتے ہیں میں نے انہیں مبارکباد دی کہ آپکو اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت نصیب ہو گئی۔

آپ ٹیکسلا اپنے بیٹے کے پاس گئے ہوئے تھے ۱۹ فروری کو واپس آنا تھا مگر ۲۰ بجے سر میں درد شروع ہوا۔ حق سے جا ملے۔ ڈاکٹر کو بلایا اور سورہ یٰسین پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب آئے اس وقت آپ ہوش میں تھے۔ آپ جمعہ کے روز ۵ بجے شام ۹ سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۲۰ فروری کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے دعا کرائی۔

بیوہ کے علاوہ پسماندگان میں چار لڑکے تین لڑکیاں ۱۲ پوتے پوتیاں اور ۷ نواسے نواسیاں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو نیک عمل کی توفیق بخشے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن زندہ کتاب ہے

مکرم ملک محبوب احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ - ربوہ

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا ازلی و ابدی کلام ہے۔ جس کا کچھ حصہ انبیاء سابقین کو ان کے ظرف و مرتبہ کے مطابق ملتا رہا۔ اور بالآخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ کامل کتاب نازل ہوئی اور اس نے گذشتہ تمام کتابوں کو منسوخ کر دیا۔ قرآن مجید کامل اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی کمی ہے۔ مگر ہاں چشمہ بننا چاہیئے

قرآن مجید تمام علوم کا منبع اور سرچشمہ ہے اور یہ تمام حکمتوں کا جامع ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔"

(المائدہ)

یعنی میں نے آج کے دن تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اتمام نعمت کر دیا ہے اور اسلام کو تمہارے لئے دین کے طور پر پسند کیا ہے۔

یہ وہ آیت کریمہ ہے جس کے متعلق یہودیوں نے کہا تھا کہ اگر یہ آیت ہماری کتاب میں نازل ہوتی تو ہم اس روز عید مناتے۔

اسلام چونکہ زندہ مذہب ہے اور زندہ مذہب کے لئے ضروری ہے کہ اس کی کتاب زندہ کتاب ہو۔ تو اگر کسوٹی پر ہم قرآن مجید کو پرکھیں تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ قرآن واقعی زندہ کتاب ہے اور یہ زندگی بخش جام ہے۔ جس کے پینے سے ہزاروں مردے زندہ ہو گئے۔ اور ہزاروں وحشی انسان بن گئے۔ پھر انسان سے باخدا انسان اور باخدا سے خدا نما انسان بن گئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

"مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِھَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْھَا اَوْ مِثْلِھَا۔"

(البقرہ)

یعنی جو تعلیم ہم منسوخ کرتے یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی تعلیم دیتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ کتب سابقہ میں جو صداقتیں دائمی تھیں وہ قرآن مجید میں بیان کر دی گئی ہیں:۔

"فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ"

(البینۃ)

اور دوسرا یہ کہ جو تعلیم منسوخ کی گئی ہے ان سے بہتر قرآن میں تعلیم دی گئی ہے جو ہر لحاظ سے مفید اور گوہر نایاب ہے قرآن مجید تمام بھلائیوں کا مرقع ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلا نکلا
پاک وحی ہے جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا"

قرآن مجید وہ بے مثل و بے نظیر کتاب ہے جس کی صداقتوں کو قیامت تک ہونے والی علمی تحقیقات و ترقیات جھٹلا نہیں سکتیں۔ بلکہ قیامت تک ہونے والی علمی ترقیات قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ہیں۔ یہ سائنس اور دوسرے علوم جدیدہ تابع قرآن ہیں۔ حرف بہ حرف خدا کا کلام ہے۔ اس میں کوئی انسانی آمیزش نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ اور فرمایا کہ:۔

"اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ۔"

(القیامۃ)

پھر فرمایا کہ قیامت تک اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ "لَا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ۔"

(حٰمٓ السجدہ)

قرآن مجید طالبان ہدایت کے لئے عصائے موسیٰ ہے۔ قرآن خدا کا کلام ہے اس لئے اس کی تعلیم میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں۔ اگر یہ انسان کا بنایا ہوا کلام ہوتا تو اس میں اختلاف پایا جاتا۔ جس طرح سائنسی نظریات آئے دن بدلتے رہتے ہیں۔ قرآن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

"قُلْ لَّوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا۔"

(النساء)

کہ اگر یہ غیر اللہ کا کلام ہوتا تو اس میں بہت سا اختلاف ہوتا۔

اختلاف کا نہ پایا جانا اس بات پر واضح دلالت کرتا ہے کہ قرآن عظیم ہستی کا کلام ہے پھر قرآن مجید کی ایک امتیازی شان یہ بھی ہے کہ یہ بے مثل و مانند ہے فرمایا کہ:۔

"قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا۔"

(بنی اسرائیل)

چنانچہ تمام ادباء و فصحاء عرب اس بات پر قادر نہ ہو سکے کہ اس کتاب جیسی پر معرفت کتاب کی مثل پیش کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:۔

"اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ وَادْعُوْا شُھَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝"

(البقرہ)

کہ اگر تمہیں اس بارہ میں شک ہو کہ یہ خدا کا کلام نہیں تو اس جیسی ایک سورۃ تو لا کر دکھاؤ اور اس کے بعد یہ چیلنج بھی دیا کہ:۔

"وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ۔"

(البقرہ)

کہ اگر اس کی مثال نہ لا سکو اور تم ہرگز نہ لا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن پتھر اور انسان ہیں۔

چنانچہ اس کے باوجود کہ چودہ سو سال گزر گئے کلام پاک کی کوئی مثال نہ آئی اور نہ آئے گی۔

"کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لو سے عمال ہے وگرنہ بطلان ہے"

قرآن مجید میں جس کثرت سے اللہ کا ذکر ہے کسی کتاب میں نہیں جو حمیت الٰہی پر دلالت کرتا ہے۔ یہ کتاب لاکھوں آدمیوں کے سینوں میں محفوظ ہے۔ اگر دنیا کے تمام نسخے بھی جلا دیئے جائیں تو پھر بھی خدا کے فضل سے کلام پاک ہرگز ضائع نہیں ہوگا بلکہ فوراً تیار ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"قرآن شریف برابر تیرہ سو برس سے اپنی تمام خوبیاں پیش کر کے ھل من معارض کا نقارہ بجا رہا ہے اور تمام دنیا کو بآواز بلند کہہ رہا ہے کہ وہ اپنی ظاہری صورت اور باطنی خواص میں بے مثل و مانند ہے اور کسی جن یا انس کو اس کے مقابلہ یا معارضہ کی طاقت نہیں۔ مگر پھر بھی کسی متنفس نے اس کے مقابلہ میں دم نہیں مارا۔ بلکہ اس کو کم سے کم کسی سورۃ مثلاً سورۃ فاتحہ کی نظیر بنانے اور اپنی خوبیوں [illegible] کو دیکھو اس سے زیادہ ہیں اور کھلے کھلے [illegible] اور کیا وہ کم عقلی طور پر بھی اس پاک کلام کا بشری طاقتوں سے بن جانا ہونا ثابت ہوتا ہے اور زمانہ دراز کا تجربہ بھی اس کے مرتبہ اعجاز پر گواہی دیتا ہے اور کسی کو یہ قدرت نہ ملی کہ [illegible] اور قریب [illegible]

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپیہ یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی مغفرت دعا درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۱) مکرم میاں محمد حیات صاحب حیات کراکری سٹور۔ گول بازار ربوہ ۱۲ روپے
(۲) " حفیظ اللہ صاحب الماجد فرنیچر ہاؤس " " ۱۲
(۳) " ڈاکٹر حفیظ احمد صاحب حفیظ ڈسپنسری " " ۱۲
(۴) " محمد رفیع صاحب ہیئر ڈریسر " " ۱۰
(۵) " خلیل الرحمٰن صاحب سیشنل الیکٹرک سٹور " " ۱۸
(۶) " راجہ منیر احمد صاحب راجہ ہومیو " " ۱۵
(۷) " ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب مظفر راجہ ہومیو " " ۶۰
(۸) " عزیز اللہ صاحب طاہر " " " ۱۲
(۹) " ملک عبدالرشید صاحب " " " ۶۰
(۱۰) " نعیم الرحمٰن صاحب " " " ۶۰
(۱۱) " منیر احمد صاحب " " " ۱۲
(۱۲) " منیر احمد صاحب " " " ۱۸
(۱۳) " انیس احمد صاحب " " " ۱۲
(۱۴) " مظفر احمد صاحب " " " ۲۰
(۱۵) " ظفر پرویز صاحب " " " ۱۲
(۱۶) " اسماعیل صاحب پوسٹ ماسٹر " " ۲۰
(۱۷) " چوہدری خان محمد صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ کراکری سٹور " " ۵۳

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مسابقت کی روح پیدا کریں!

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"میں نے انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ تین الگ الگ جماعتیں قائم کی ہیں تاکہ نیک کاموں میں ایک دوسرے کی نقل کا مادہ جماعت میں زیادہ سے زیادہ پیدا ہو۔ بچے بچوں کی نقل کریں۔ نوجوان نوجوانوں کی نقل کریں۔ اور بوڑھے بوڑھوں کی نقل کریں۔ جب بچے۔ نوجوان اور بوڑھے سب اپنی اپنی جگہ پر دیکھیں گے۔ کہ ہمارے ہم عمر دین کے متعلق رغبت رکھتے ہیں۔ وہ اسلام کی اشاعت کرتے ہیں۔ وہ اسلامی مسائل سیکھتے اور ان کو دنیا میں پھیلانے میں مشغول ہیں۔ وہ نیک کاموں کی بجا آوری میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں تو ان کے دلوں میں شوق پیدا ہوگا کہ ہم بھی ان نیک کاموں میں حصہ لیں اور اپنے ہم عمروں سے نیکی کے کاموں میں آگے نکلنے کی کوشش کریں۔"

(الفضل ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

(سیکرٹری تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مرکزی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان ہے "صلح حدیبیہ" الفاظ کی تعداد ۸ ہزار دس ہزار تک آخری تاریخ مرکز میں پہنچنے کی ۳۱ جولائی ہے۔ انعامات اول، دوم، سوم اور سوم ۳۰۰ روپے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ امان/مارچ میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام" ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔ کتاب دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے دستیاب ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

بحنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن کے زیر اہتمام

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

۲۰ فروری کو لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام ۱۰۴-ایف ماڈل ٹاؤن میں یوم مصلح موعودؓ پر ایک خصوصی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ جو محترمہ صاحبزادہ فرحت صاحبہ نے خوش الحانی سے کی۔ پھر عہد دوہرایا گیا۔ اس کے بعد محترمہ کوکب عثمان صاحبہ نے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ پر۔ ایک چھوٹی بچی نے حضرت مسیح موعودؑ اور مصلح موعودؓ پر۔ محترمہ رشیدہ نورالدین صاحبہ نے "پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ احدان کا پس منظر" پر۔ مسز وحید صاحبہ نے "مجموعی طور پر اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر۔ چوہدری عبدالباسط صاحب مرحوم کی صاحبزادی جو ایک محترمہ خاتون کی بیٹی ہیں نے اسی پیشگوئی کے بارے میں تقاریر کیں۔ جن سے بہنوں کی معلومات میں کافی اضافہ ہوا۔ تقاریر کے درمیان میں چھوٹے بچوں نے ترنم سے اور دیگر نعتیں خوش الحانی سے سنا کر حاضرات کو محظوظ کیا۔

آخر میں محترمہ امۃ السلام صاحبہ نے پیشگوئی کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے جو کہ ہمارے خیال میں ہر احمدی بہن کو زبانی یاد ہونے چاہئیں۔

بعد ازاں خاکسارہ نے تمام بہنوں کا شکریہ ادا کیا اور یہ جلسہ ۵½ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔ تمام حاضرات کی تواضع چائے سے کی گئی۔

(بیگم غلام احمد۔ صدر لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کے ایک پرانے اور مخلص رکن سید فیاض حیدر فیضی صاحب اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

فیضی صاحب مرحوم میرے بچپن کے دوست تھے۔ بچپن سے ہی جماعت کے کاموں میں شوق سے حصہ لیتے تھے ۱۹۳۳-۳۴ء میں مجلس انصار اللہ کے سیکرٹری نشر و اشاعت رہے۔ بعد میں سیکرٹری کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ ایک عرصہ نصرت گرلز ہائی سکول سیالکوٹ کے منیجر رہے۔

مرحوم کی شادی حضرت ام طاہر صاحبہ مرحومہ کی ایماء پر مکرم سید عبداللہ شاہ صاحب اور مکرم سید بشیر احمد صاحب منیجر وقف عارضی خدمت خلق کی چچا زاد بہن سے ہوئی۔ آپ کا صرف ایک ہی لڑکا ہے جو اس وقت میڈیکل کالج میں زیر تعلیم ہے۔

گو مرحوم ایک عرصہ سے عارضہ قلب سے بیمار چلے آ رہے تھے لیکن تاہم ان کی صحت اچھی تھی۔ صرف چلنے پھرنے میں احتیاط سے کام لیتے تھے۔ تین دن تکلیف زیادہ ہوئی اور آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کی بیوہ اور بچے کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا خود کفیل اور حامی و ناصر ہو آمین! (حکیم سید عبدالغفور حاذق۔ پوسٹ بکسی ۴۰۵۔ لاہور)

قرآن زندہ کتاب ہے۔ بقیہ صفحہ ۵

بپایۂ ثبوت پہنچ چکی ہے
نامنظور ہے اور اپنے
علم اور ہنر پر نازاں ہو۔
یا دنیا میں کسی ایسے بشر
کی انشاء پردازی کا قائل
ہو کہ جو قرآن شریف کی
طرح کوئی کلام بنا سکتا ہے
تو ہم جیسا کہ وعدہ کر چکے
ہیں کچھ نمونہ حقائق و
دقائق سورۃ فاتحہ کے

لکھتے ہیں۔ اس کو چاہیئے
کہ بقابلہ ان ظاہری و باطنی
سورۃ فاتحہ کی خوبیوں کے
کوئی اپنا کلام پیش کرے"
(براہین احمدیہ صفحہ ۲۷۳ حاشیہ ۱۱)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کی توفیق بخشے!

آمین ثم آمین)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۹۷۳

میں منور احمد بٹ ولد محمد انور بٹ صاحب قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ عبدالخالق خالد طالبعلم M.B.B.S. قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور۔

گواہ شد۔ چوہدری غلام احمد وصیت 19984 امیر ضلع بہاولپور۔

گواہ شد۔ مرزا مبارک احمد جنرل سیکرٹری سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولپور۔

مسل نمبر ۲۳۹۷۵

میں DJALISAH W/O ISMAIL GELAR SOETANI عمر ۶۹ سال بیعت سنہ ۱۹۵۸ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ زیور طلائی ۱۸۰ گرام

۲۔ حق مہر -/۲۱۰۰ روپے انڈونیشین

میں اپنی مندرجہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۵۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ Djalisah جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ اسماعیل گیلر سوطان جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ ایف سوسیلو جکارتہ۔ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۳۹۷۶

میں مسز حمید پروز زوجہ حمید احمد جکارتہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت سنہ ۱۹۵۹ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیورات طلائی -/۲۲۲,۵۰۰ روپے انڈونیشین

۲۔ حق مہر -/۱۰۰,۰۰۰ روپے انڈونیشین

میں اپنی مندرجہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے -/۳۰۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ جمیلہ حمید پروز جکارتہ۔ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ اے۔ ایف سوسیلو جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ مسز جھننگ سیح۔ جکارتہ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۳۹۷۷

میں SUGININGSIH D/O WARBAPRADJA پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت سنہ ۱۹۵۸ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد مکان -/۳۰,۰۰,۰۰۰ روپے انڈونیشین

۲۔ فرنیچر وغیرہ -/۱۵۰,۰۰۰ " "

۳۔ حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ " "

جس کی اب قیمت -/۱۰,۰۰۰ " "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ Suginingsih جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ اونگ عباس۔ جکارتہ۔ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ واملا احمد سکارجو۔ جکارتہ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۳۹۷۸

میں اے۔ ایم۔ سوطان عالم سیاح ولد رحا الیاس مرحوم پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت سنہ ۱۹۶۵ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰,۰۰۰ روپیہ انڈونیشین ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ اے۔ ایم سوطان عالم سیاح جکارتہ۔ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ سیام سول باہری جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ گناوان جیاپرا واترہ۔ جکارتہ انڈونیشیا۔

پتہ درکار ہے

مکرم ضیاء الحق صاحب آف دوالمیال وصیت سنہ ۱۹۶۸ء کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو (یا موصی خود یہ اعلان پڑھ لے) ان کے ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔ کیونکہ وصیت کے بارہ میں ان سے خط و کتابت کرنی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چندہ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

(منیجر الفضل)

ماہنامہ خالد ربوہ ماہ مارچ ۱۹۷۹ء

خریداران و ایجنٹ صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ماہنامہ خالد ماہ مارچ ۱۹۷۹ء مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۷۹ء کو بذریعہ ڈاک کیا گیا ہے۔ جن خریداران کو ۱۵ مارچ تک پرچہ نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حمدِ باری تعالیٰ و شکریۂ احباب

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱۹۵۹ء میں جب حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بیماری کا دوسری بار شدید حملہ ہوا تو احباب جماعت جن کو اپنے پیارے امام سے انتہائی محبت اور عقیدت تھی انہوں نے حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شدید بیماری کے پیشِ نظر دھڑا دھڑ صدقات کی رقوم بھجوانی شروع کیں کہ ان رقوم سے جانور صدقہ کر دئے جائیں۔ اس وقت خاکسار کے ذہن میں ایک حدیث آئی کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو تم صدقات دو اور ایسے لوگوں کو دو جو اسی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ اس ارشادِ نبوی کے پیشِ نظر خاکسار نے اخبار الفضل میں تحریک کی۔ دوست حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی شدید بیماری کی وجہ سے صدقات بھجواتے ہیں بے شک جانور بھی صدقہ کئے جائیں مگر اکثر غریب و نادار مریضان جو بوجہ مفلسی اپنا علاج نہیں کروا سکتے ان کے علاج کے لئے ایسی صدقات کی رقوم فضلِ عمر ہسپتال میں بھجوائی جائیں تاکہ ایسے مستحق لوگوں کا مفت علاج کیا جا سکے۔ خاکسار ایک نہایت حقیر اور عاجز بندہ ہے مگر سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے غریب اور مستحق بندوں کے علاج کے لئے خاکسار کے دل میں بات ڈالی تھی چنانچہ ۱۹۵۹ء سے احباب جماعت نے حسبِ استطاعت اس تحریک میں دل کھول کر حصہ لیا اور اس وقت سے اب تک جبکہ بیس سال گزر چکے ہیں احباب باقاعدگی سے اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔ صدقات کی جو رقوم آتی ہیں وہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں امانت میں جمع ہوتی ہیں۔ اسی طرح بلا واسطہ فضلِ عمر ہسپتال میں جو رقوم اس مد میں آتی ہیں وہ بھی صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع ہوتی ہیں۔ ان رقوم سے مستحق غریب مریضوں کا علاج محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہا ہے۔ یہ رقوم ان کے علاج یا تشخیص کے اخراجات یا ان کی مناسب غذا (اگر ضروری ہو) پر خرچ ہو رہی ہیں ۱۹۵۹ء سے ہی باقاعدہ اس کا حساب ہسپتال میں رکھا جاتا ہے اور جو اخراجات ہوتے ہیں وہ بذریعہ چیک خزانہ سے نکلوائے جاتے ہیں نیز سال میں دو مرتبہ جب صدر انجمن احمدیہ کے آڈیٹرز ہسپتال کے حسابات کا آڈٹ کرتے ہیں تو وہ اس مد کا بھی تفصیلی آڈٹ کرتے ہیں۔

اس تحریک پر بیس سال گزرنے پر اس عاجز حقیر کا دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف سے لبریز ہے کہ کس طرح اس نے خاکسار کے دل میں یہ تحریک ڈالی اور پھر اس میں بے حد برکت ڈالی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار ان سب معطی حضرات کا جو اس مد میں رقوم بھجواتے رہے ہیں اور بھجوا رہے ہیں دل سے شکر گزار ہے۔ یہ عاجز نہایت حقیر انسان ہے مگر اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ان سب معطی حضرات کے لئے التزام سے دعائیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے قبول فرمائے۔ آمین

اعلاناتِ نکاح

(۱) میری بچی عزیزہ عالیہ خانم کا نکاح عزیزم مکرم جمیل الرحمٰن خان صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب آف جمیس آباد کے ہمراہ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۷۹ء کو مکرم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ نے مسجد المہدی گولبازار ربوہ میں بعد نماز مغرب مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اور اگلے دن ۲۵ فروری کو تقریب رخصتانہ پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے خاکسار کے مکان پر تشریف لا کر دعا فرمائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے برکت اور رحمت کا باعث بنائے اور مثمر بثمرات بنائے۔ آمین

(خاکسار انتصار اللہ خان ۴ دارالبرکات ربوہ)

(۲) میرے بیٹے عزیزم سید محمد ریاض کا نکاح عزیزہ زبیدہ ناہید بنت منیر احمد صاحب زرگر سے بعوض مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے خوشیوں اور خیر و برکت کا باعث ہو۔

(سید الیاس شاہ۔ دستگیر سوسائٹی مکان نمبر ۱۱۷/۹ کراچی ۲۸)

مال کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بہت بڑی سعادت ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مال کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔"

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کے پیشِ نظر اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں اور جو لازمی چندہ جات چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ واجب الادا ہیں ان کی بروقت ادائیگی فرما کر خدا اللہ کا مورد ہوں۔ اللہ تعالیٰ مخلصین جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ عزیزم شیخ نسیم احمد صاحب ابن مکرم شیخ فاروق احمد صاحب میہڑ ضلع دادو ۲۶ فروری ۱۹۷۹ء کو اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت ٹھنڈے مزاج کے نہایت ہی ملنسار اور مخلص احمدی نوجوان تھے۔ جماعت کے کاموں میں خاص دلچسپی رکھتے۔ جلسہ سالانہ میں نہ صرف خود ہی شریک ہوتے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی ساتھ لے جاتے اور پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر بزرگوں کی تقاریر ٹیپ کر کے واپسی پر دوستوں کو سناتے۔

صرف ۲۳ سال کی عمر میں یوں جلد جدا ہو جانا احباب جماعت کے لئے اور بالخصوص والدین کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور والدین، بہن بھائیوں اور دیگر عزیزوں کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(عبدالقدیر فیاض مربی سلسلہ احمدیہ مسن باڈہ۔ لاڑکانہ۔ سندھ)

۲۔ میرے بیٹے عبدالمومن کو لاہور میں یکم مارچ کو ایک حادثہ پیش آیا اور وہ جنرل ہسپتال میں تین دن زیرِ علاج رہ کر ۴ مارچ کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں ۵ مارچ کو بعد از نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی کرائی۔ مرحوم نہایت فرمانبردار اور نیک بیٹا تھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ہمیں صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(میر عبدالواحد ریٹائرڈ ایس۔ پی ابن ڈاکٹر میر محمد علی خان صاحب افریقوی حال مقیم شیخ پور ضلع گجرات)

۳۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی بی۔ اے ملک صاحب سابق چیف انجینئر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ حال مقیم لندن مورخہ ۶ مارچ ۱۹۷۹ء بروز منگل صبح ساڑھے دس بجے اپنے گھر واقع گلبرگ لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم چند روز پیشتر لندن سے آئے تھے۔ ان کی نماز جنازہ ۷ مارچ بروز بدھ بعد نماز عشاء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب نے دعا کرائی۔ مرحوم نہایت نیک اور مخلص احمدی تھے۔ چار لڑکے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(خاکسار عبدالعظیم ملک نوشہرہ ککے زئیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی نانی جان کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ گذشتہ دنوں بذریعہ آپریشن ایک گلٹی (GLAND) نکالی گئی جس کے لیبارٹری ٹیسٹ کے نتائج کے بعد ڈاکٹروں نے فوری طور پر دوبارہ آپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ احباب جماعت سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(محمد الیاس منیر۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)